© rasailojaraid.com

رحمہ او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلک کلہ جمیعا فتقذف بہ فی جہنم وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم الحدیث وفیہ ولا یکسب عبد مالا حراما فیتصدق بہ فیقبل منہ ولا ینفق منہ فیبارک لہ فیہ ولا یترک خلف ظہرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لا یمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث رواہ احمد وغیرہ من طریق ابان بن اسحق عن الصباح بن محمد وقد حسنہما بعضہم (الترغیب والترہیب ص ۲۳۷ ج ۲)

یہی حکم اس سود خوار کی سودی کمائی کا ہے جو سودی لین دین سے توبہ کرے۔ ہر اس حکیم کو جو محض مردم شماری کا مسلمان نہیں ہے رنڈی کے علاج سے پرہیز کرنا چاہیئے الا عند الاضطرار اور اگر رنڈی کے یہاں بغرض معائنہ چلا جائے اور فیس لے لے تو اسکے لیے اس سے انتفاع درست نہوگا بشرطیکہ اس رنڈی کے پاس بجز اس حرام کمائی کے دوسری حلال اور طیب کمائی نہو روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری سرقۃ وہو یعلم انہا سرقۃ فقد اشترک فی عارہا واثمہا رواہ البیہقی وفی اسنادہ احتمال للتحسین ویشبہ ان یکون موقوفا اور اگر وہ حلال کمائی بھی رکھتی ہے تو فیس لینی جائز ہوگی۔ یہی تفصیل اس کے ہاتھ کسی چیز کے فروخت کرنے میں بھی ملحوظ ہوگی قال فی حدائق الازہار ویجوز معاملۃ الظالم بیعا وشرا وما لم یظن تحریمہ انتہی۔

قال العلامۃ الشوکانی فی شرحہ السیل الجرار وقد ثبت وقوع المعاملۃ منہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن یفد الی المدینۃ من الاعراب الباقین علی الشرک اذ ذاک وہذا معاملۃ اصحابہ رضی اللہ عنہم منہم بمرئی منہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسمع وہم فی حال جاہلیتہم مرتطمون منکبون فی الظلم وغالب ما فی ایدیہم مما یأخذونہ قہرا وقسرا وغصبا من اموال بعضہم لبعض مع کونہم مستمرین علی ربا الجاہلیۃ الذی ہو الربا المحرم بلا خلاف وہکذا کان صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ یعاملون الیہود من اہل المدینۃ وممن حولہا وہم مستحلون لکثیر مما حرمہ شرعنا وہکذا کان صلی اللہ علیہ وسلم یتعامل ہو واصحابہ اہل مکۃ قبل الہجرۃ ومن یرد الیہا من طوائف الکفار ولم یسمع علی کثرۃ ہذہ المعاملۃ وتطاول مدتہا انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذا کافر فلا تحل معاملتہ ولا قال احد من اصحابہ کذلک واذا کان ہذا فی معاملۃ الکفار الذین ہذا احالہم ومسلکہم فکیف لا تجوز معاملۃ من ہو من المسلمین مع تلبسہ بشیئ من الظلم فان مجرد کونہ مسلما یردعہ عن بعض ما حرم اللہ تعالی وان وقع فی بعض المحرمات تنزہ عن بعضہا فغایۃ الامر ما فی یدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قد یکون مما هو حرام وقد یکون مما هو حلال ولا یحرم علی الانسان الا ما هو نفس الحرام وعینه واما طریق الورع فلا شک ان الامر کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما صح عنه الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات والمومنون وقافون عند الشبهات ولکنه یقال لو کان هذا اعنی معاملة الظالم من هذا القبیل لما فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم وفعله اصحابه مع علمه بذلک وتقریره له واذا کان هذا فی المعاملة بالبیع والشراء ونحوهما کان قبول عطاءهم وهباتهم کذلک فقد کان الصحابة بعد انقراض خلافة الخلفاء الراشدین یقبضون العطاء والجوائز والهبات ممن بعدهم مع تلبسهم بشیء مما لا یسیغه الشرع وعدم توقفهم علی ما یسوغه الحق ولهذا القول صلی الله علیه وسلم الخلافة بعدی ثلاثون عاما ثم یکون ملکا عضوضا انتهی کلام الشوکانی۔

اور حنفی مذہب کی تفصیل یہ ہے کہ جس عورت کے پاس مال حرام ہو (اجرت زنا۔ نوحہ وزمر ورقص) اگر اور حلال مال بھی اس کے پاس ہے اور وہ مال حرام کی نسبت زائد ہے تو اس کی دعوت کھانی اور ہدیہ لینا اور اجرت مکان یا اجرت علاج (فیس) لینی درست ہے بشرطیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ جو کچھ اس نے اجرت یا ہدیہ وغیرہ میں دیا ہے عین مال حرام سے ہے اور اگر یہ معلوم ہو یا یہ کہ مال حرام غالب ہو تو کچھ درست نہیں ہے "الاشباہ والنظائر" میں ہے۔ اذا کان غالب مال المهدی حلالا فلا باس بقبول هدیته واکل ماله ما لم یتبین انه من حرام وان کان غالب ماله الحرام لا یقبلها ولا یاکلها الا اذا قال انه حلال او ورثه او استقرضه انتهی۔ اور "حفظ الاصغرین" میں ہے۔ فان قلت کیف ساغ للفقیر تناول ما فیه خبث قلت محله عدم علمه بحقیقة الحال وان علم به فهو کغیره لا یحل له انتهی اور "خزانۃ الروایات" میں ہے فی ملتقط الناصری آکل الربا او کاسب حرام اهدی الیه او اضافه وغالب ماله الحرام لا یقبل ولا یاکل ماله عیزه ان ذلک المال حلال ورثه او استقرضه وان کان غالب ماله حلالا فلا باس بقبول هدیته والاکل منه انتهی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ شخص جس کا کل مال حرام ہے اگر خیرات کرنا چاہے تو قرض لیکر کرے اور اپنے مال خبیث سے اس قرض کو ادا کر دے اور قرض لیکر جو خیرات کریگا اس کا ثواب اس کو ملے گا اور نذر تحفہ وہدیہ اجرت علاج وغیرہ لینا بھی اس سے درست ہوگا "محفظ الاصغرین" میں ہے فی الخلاصة قال فی شرح حیل الخصاف لشمس الائمة ان شیخ ابا القاسم کان یاخذ جائزة السلطان وکان یستقرض جمیع حوائجه ویقضی دینه بما یاخذه من الجائزة انتهی قلت هذه حیلة شنیعة للتحلیل الانتفاع بالمال الحرام الخبیث وهی حرام عندنا۔

جناب شیخ حاجی عبدالوہاب صاحب نے ریلوے روڈ دہلی جدید پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث شعار الحدیث حامیہ ہی شائع کیا

© rasailojaraid.com